سوال

(27) رمضان کے روزوں کی قضا اور تسلسل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون کے ذمے رمضان کے کچھ روزے تھے، وہ اگلے مہینے یہ گنتی پوری کرنے لگی۔ وہ روزہ رکھ کر رشتہ داروں کے گھر گئی تو انھوں نے اس سے روزہ تڑوا دیا، اس خاتون نے لاعلمی کی بنیاد پر (اس کے ذمے جو فرض روزہ تھا) توڑ دیا۔ اب اس کے لئے کیا حکم ہے نیز یہ مسلسل رکھنے پڑیں گے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح تحقیق میں، شرعی عذر سے رمضان کے قضاء شدہ روزوں کے لئے تسلسل اور ترتیب ضروری نہیں ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان شئت فاقض رمضان متتابعا وان شئت متفرقا'' (مصنف ابن ابی شیبہ، مرقمہ نسخہ ج ا ص ۲۹۳ ح ۹۱۱۵، دوسرا نسخہ ج ۳ ص ۳۲ وسندہ صحیح، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۴ ص ۲۵۸)

یعنی اگر تو چاہے تو رمضان کی قضاء مسلسل اور ترتیب سے رکھ اور اگر چاہے تو بغیر تسلسل و بغیر ترتیب کے رکھ۔ اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''احص العدة وصم کیف دشئت''

تعداد کا شمار کر لو اور جس طرح چاہو روزے رکھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ح ۹۱۳۳، سنن دارقطنی ج ۲ ص ۱۹۲ ح ۲۲۹۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۴ ص ۲۵۸)

اس کی سند حسن ہے۔

اس مفہوم کے اقوال معاذ بن جبل، عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ اور جمہور صحابہ سے مروی ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

قرآن مجید کا عموم بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ تاہم اگر تسلسل سے روزے رکھے تو یہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اس عورت کا ایک فرض، قضاء روزہ لاعلمی کی بنیاد پر ٹوٹ گیا تو وہ دوبارہ یہی قضاء روزہ دوسرے کسی دن رکھے گی۔ اس کے لئے اس قضاء روزے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ج2ص139

محدث فتویٰ